پیٹھ موڑ کر
نماز پڑھنے کا حکم
مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی
www.jannatikaun.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مُصنّف

مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی

تأثر

شہزادۂ فقیہ ملت حضرت علامہ انوار احمد قادری امجدی مدظلہ العالی

زیر نظر رسالہ ''کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم'' عزیز گرامی مولانا مفتی رفیق الاسلام رضوی مدظلہ کی اصلاحی کوششوں کا نتیجہ ہے جو موصوف کی فقہی بصیرت، علمی گہرائی اور جذبۂ اصلاح کا بین ثبوت ہے۔ فقیر راقم الحروف نے رسالہ ہذا کو از اوّل تا آخر پڑھا اسے خوب سے خوب تر پایا بلاشبہ موصوف نے ایک انتہائی اہم موضوع پر قلم اٹھا کر ایک بہت بڑی دینی ضرورت پوری فرمائی ہے کیونکہ عصر حاضر میں بعض خواص میں شمار ہونے والے لوگ بھی ''کف ثوب'' کے تفصیلی مسائل سے ناواقف ہیں۔ جس کی وجہ سے اپنی نمازوں کو ضائع کرتے ہیں۔ اس سے میرا خیال ہے کہ رسالہ اپنے مطالعہ کرنے والوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

رسالہ ہٰذا کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی بات بلا دلیل نہیں۔ مفتی صاحب نے موضوع سے متعلق آیات واحادیث، فقہی جزئیات اور اسلاف کے ارشادات نقل فرما کر رسالہ کو مدلل اور جامع بنانے کی پوری کوشش فرمائی ہے اور وہ بڑی حد تک اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہیں۔ یقیناً عوام کی رہنمائی کے لئے اس قسم کے رسائل منظر عام پر آنا ہی چاہئے جو بنیادی اور روز مرہ کے مسائل سے متعلق مدلل ہوں تاکہ کم پڑھے لکھے لوگ بھی مستفیض ہوسکیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرسکیں۔ ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ موصوف کے اس رسالے کی اشاعت ''کتب خانہ امجدیہ'' کے زیر اہتمام ہورہی ہے۔ ہم مفتی صاحب کو رسالہ ہٰذا کی تصنیف پر مبارک بادی پیش کرتے ہوئے اس کی اشاعت کی اجازت دینے پر شکریہ بھی ادا کرتے ہیں اور دُعا گو ہیں کہ مولیٰ عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں ان کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور اسلام وسنیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق رفیق بخشے آمین۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دُعا گو ودُعا جو: **انوار احمد قادری امجدی**

خادم مرکز تربیت افتاء وسجادہ نشین خانقاہ فقیہ ملت، اوجھا گنج، بستی

۹ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ

تقریظ جلیل

پیر طریقت حضرت علامہ مولانا انوار احمد صاحب قادری
بانی و مہتمم الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیْ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْخَوَاجِہِ الْاَجْمِیْرِیْ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

نماز تمام اعمال میں سب سے بہتر عمل ہے اور تمام فرائض میں سب سے اہم فرض ہے، نماز کو اسی لئے افضل العبادات کہا جاتا ہے، نماز اسی انداز سے ادا کرنے سے مکمل و مقبول ہوگی جس طریقے کو شریعت وسنت میں بیان کیا گیا ہے جیسا کہ آقا کریم محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد کریم ہے:

صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (الحدیث)

نماز ایسی پڑھو جیسے مجھے پڑھتا ہوا دیکھتے ہو۔ مگر نماز کی ادائیگی میں لوگوں کی بے احتیاطی اور بے راہ روی کا عمل کثرت سے پایا جاتا ہے اور شریعت وسنت کی پاسداری کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا ہے جو لوگوں کی نماز کی ادائیگی میں صاف طور پر نظر آتا ہے۔ الا ماشاء اللہ ۔ زیر نظر کتاب ''کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم'' حضرت مولانا مفتی محمد رفیق الاسلام صاحب کی بہترین ترتیب ہے جس میں سے میں نے کچھ اوراق پڑھے۔ بہت خوب پایا اور خاص طور پر نمازی کا کپڑا نماز کی حالت میں کس طرح ہونا چاہئے جس سے نماز میں کوئی خرابی پیدا نہ ہو اور نماز مکمل صحت کے ساتھ ادا ہو، اس کے لئے مفتی صاحب کی یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارے مفتی صاحب کی اس خدمت کو اللہ کریم اپنے محبوب، مصطفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقہ وطفیل قبول فرمائے اور مقبول انام کرے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ حبیبہ الکریم والہ واصحابہ وابنہ الکریم الغوث الاعظم الجیلانی اجمعین۔

گدائے غوث وخواجہ ورضا

انوار احمد قادری برکاتی رضوی، خادم، الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور

تقریظ جمیل

عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا محمد عارف برکاتی بریلوی
صدرالمدرسین، الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللہ

اللہ جل مجدہ نے انسان کو پیدا فرمایا اس کی مناسب نشوونما فرمائی اور ہر سمت اس کے لئے شامیانہ نعمت نصب کردیا بلکہ انسان کے سراپا کو مکمل رحمت ونعمت بنادیا۔ رب تبارک وتعالیٰ نعمت بخش کر بندوں پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا چاہتا ہے اور یہ عمل اسے محبوب بھی ہے جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۲۸۱۹)

خاص کر جب بندہ عبادت میں مصروف ہو تو اسے حکم ہے کہ وہ باادب اور مزین ہو جیسا کہ فرمان رب ہے:

وَقُوْمُوْا لِلہِ قٰنِتِیْنَ (البقرہ: ۲/۲۳۸) اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ (الاعراف ۷/۳۱)

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

آخر الذکر آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ ابوبکر ابن علی رازی جصاص حنفی متوفی ۳۷۰ھ لکھتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسجد میں جانے کے لئے زینت والا لباس پہننا مستحب ہے۔ (احکام القرآن)

آج کل مسجدوں میں دو طرح کے لوگ دیکھنے کو ملتے ہیں ایک تو وہ جن کے کپڑے مہذب، بال سنورے ہوئے، ٹوپی لگائے صفوں میں باادب سلیقہ مندی کے ساتھ کھڑے دکھائی دیتے ہیں اور دوسرے وہ جن کی آستین چڑھی ہوئی، پاجامہ یا پینٹ کی پائچے الٹے ہوئے، بال بکھرے ہوئے، پیر پھیلے ہوئے جیسے کشتی لڑنے یا چھلانگ لگانے کے لئے پوزیشن سیٹ کرچکے ہیں۔ (معاذ اللہ)

ان کا نہ ادب سے کوئی ناطہ، نہ تہذیب سے کوئی واسطہ، نہ مشیت رب کی انہیں کوئی

فکر، یقیناً یہ وہی طبقہ ہے جس کے مذہب کی بنیاد ہی اللہ و رسول جل مجدہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بزرگان دین وعامۃ المومنین کی گستاخی اور بے ادبی پر رکھی گئی ہے۔ ایسے لوگوں سے ایمان وعمل کے کسی بھی مرحلے میں خیر کی امید رکھنا اپنے آپ کو دھوکے اور ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ ظلم بالائے ظلم یہ کہ انہوں نے اپنے اس بے ادبی سے بھرے ہوئے غیر شرعی عمل کو ادب اور شریعت بتانا شروع کردیا اور ناخواندہ حضرات کو بہکانے اور ورغلانے کی ایک مہم چھیڑ دی۔ ان کی اس جرأت پر دردمند قلوب میں احقاق حق اور ابطال باطل کا جذبہ بیدار ہونا ایک فطری امر ہے۔ نتیجتاً علماء کی جانب سے اس طرف اقدام عمل میں آیا۔ حضرت مفتی محمد رفیق الاسلام مصباحی استاذ ومفتی الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور کی یہ کتاب اسی کا ایک حصہ ہے۔ مفتی صاحب قبلہ نے اس کتاب میں تحقیق کے جو دریا بہائے ہیں وہ یقیناً قابل مطالعہ ہیں اور قاری اسے پڑھ کر داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

نماز سراپا ادب ہے۔ اس پر قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے اپنے مدعا (نماز میں کپڑے موڑنے کا حکم) پر ناقابل انکار دلائل فراہم کیے ہیں۔ نماز میں کپڑوں کا ٹخنوں سے نیچے رکھنا اور نماز میں کپڑے موڑنا ان دونوں موضوعات سے متعلق بکثرت احادیث جمع فرمائی، پھر دونوں قسم کی احادیث سے سمجھے جانے والے معانی اپنی طرف سے نہیں بلکہ ان علماء کی طرف سے بیان فرمائے جن کے وفور علم وتقویٰ پر پوری امت گواہ ہے اور ان کی ذوات ہر مکتبۂ فکر کے درمیان معتبر ومسلم ہیں۔ پھر اپنی مراد کو کثیر نصوص فقہیہ حنفیہ سے ثابت کرتے ہوئے کتاب کے معیار کو مزید بلند کردیا۔ ساتھ ہی وہابیہ کی طرف سے پیش کی جانے والی احادیث پر گفتگو کرتے ہوئے ان کی جعل سازیوں کو روز روشن کی طرح واضح کر کے وہابیت کی تابوت میں کیل ٹھونک دی۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ مفتی صاحب کے علم میں، عمل کے ساتھ مزید ترقیاں عطا فرمائے اور کتاب کو مقبول انام بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

محمد عارف برکاتی بریلوی

خادم التدریس، الجامعۃ الغوثیہ غریب نواز، کھجرانہ، اندور

۱۶/رجب المرجب ۳۳ھ مطابق ۶/جون ۲۰۱۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

اس تغیر پذیر زمانہ میں حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر اب تک زندگی کے ہر شعبہ میں بے شمار تغیر و بدلاؤ ہوئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور آئندہ بھی جاری رہے گا۔ تہذیب و تمدن میں بدلاؤ، سماج و معاشرہ، اخلاق و کلچر، سیاست و تجارت، سفارت وحکومت، لین دین، خرید و فروخت، جنگ وجدال، رہن سہن، دکان ومکان، وضع قطع، حتیٰ کہ کھانوں اور مشروبات (پینے کی چیزوں) میں بدلاؤ، غرض شعبۂ حیات کا کوئی گوشہ ان انقلابات واختلافات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ان اختلافات و انقلابات میں عنصر فطرت جو شریک وسہیم ہے یقیناً ان انقلابات واختلافات میں اکثر تو ایسے ہیں جن کا تعلق زندگی کی فلاح وبہبود سے ہے اور اشرف المخلوقات حضرت انسان کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو عظیم نعمت عقل سلیم کی صورت میں عطا فرمایا اور اس کو بار بار صحیح مقصد کے لئے استعمال کرنے کا حکم صادر فرمایا اسی حکم کی تعمیل وفرمانبرداری ہے اور اس کے نتیجے میں جو انقلابات پیدا ہوئے یقیناً وہ لائق تحسین اور قابل صد آفرین (مبارک باد) ہیں۔ یہ تغیر وتبدل زندگی کا ایک حصہ ہے اس سے روگردانی بھی نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی یہ قابل تعجب ہے، خاص کر اس مادی اور ٹیکنالوجی (Technology) کے دور میں ان انقلابات پر تعجب خود تعجب خیز ہے۔

تعجب انقلابوں کا ہے کیا اس دور گردوں میں
یہاں تو رات دن ہے شب کا دن اور دن کا شب ہونا

لیکن اس تغیر وتبدل کا ایک منفی پہلو یہ بھی ہے کہ انسان اس ترقی وانقلاب کے چکر میں متعدد جگہ اتنا آگے نکلا کہ وہ اپنا راستہ ہی بھٹک گیا اور بھٹکا ہوا مسافر کب کون سا

راستہ اختیار کر لے یہ بتانا مشکل ہوتا ہے، انسان اسی بھٹکے ہوئے مسافر کی طرح انقلابات کے خمار میں انسانی زندگی میں ایسی ایجادات واختراعات اور انقلابات واختلافات کو جنم دیا جو خود انسان کی ہلاکت کا باعث اور انسانیت کی بربادی کا ضامن ہے۔ ایسے انقلابات کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے یہ ایک لمبی بحث ہے جس کے لئے صفحات درکار ہیں، لیکن یہاں گفتگو انہیں انقلابات واختلافات کے ایک مخصوص گوشہ کے متعلق کی جائے گی جہاں زندگی سے متعلق تمام امور میں مثبت ومنفی تبدیلیاں انقلاب ہوئے وہیں لباس جو انسانی زندگی کا سب سے ضروری اور لازمی حصہ ہے ان انقلابات وتبدیلیوں سے اپنا دامن نہ بچا سکا اور خواہی نہ خواہی یہ لباس بھی جدیدیت کا شکار ہو بیٹھا۔

لباس کے سلسلے میں حکم شرعی یہ ہے کہ جو لباس مرد وعورت کے اعضاء ستر (چھپانے کے حصے) کو مناسب طور پر چھپالے وہ مباح اور جس لباس سے بے ستری ہو وہ ممنوع وگناہ۔

اس دور جدید میں مارکیٹ میں بے شمار قسم کے لباس، کرتے پائجامے، پینٹ، شرٹ، کوٹ، جینس (Jeans)، پینٹ، ٹی شرٹ، نائٹی (Nighty)، لور (Lower)، سفاری سوٹ کی شکل میں (Ready made) تیار کئے ہوئے دستیاب ہیں۔

آج سے چالیس پچاس سال پہلے عام طور سے لوگ کپڑے بے سلائے خریدتے اور ٹیلر ودرزی کے پاس اسے اپنی مرضی کے مطابق سلوا کر کے استعمال کرتے، آج بھی اگرچہ یہ طریقہ جاری ہے مگر مارکیٹ میں یہ سارے لباس سلے سلائے دستیاب ہونے کی وجہ سے لوگ عام طور سے انہیں سلے سلائے کپڑوں کو استعمال کرتے ہیں اور سلوا کر پہننے کی دلچسپی میں بہت حد تک کمی آچکی ہے، اس میں عوام تو مبتلا ہیں ہی خواص کی بھی حمایت اس میں شامل، ان لباسوں میں اگر کوئی شرعی خرابی نہ ہو اور یہ لباس پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی خلل نہ آئے تو اس میں کوئی قباحت بھی نہیں، اگرچہ اس صورت میں بھی اسلامی لباس پہننا ہی افضل وبہتر۔

تقریباً سو سال پہلے علمائے کرام وفقہائے عظام نے بالخصوص ہندوستان میں پینٹ وشرٹ پہننے کی ممانعت کا فتویٰ دیا تھا، کیونکہ اس وقت وہ انگریزوں کا شعار تھا لیکن سو سال بعد حالات نے کروٹ بدلا اور وہ پینٹ وشرٹ خاص شعار انگریز نہ رہا بلکہ اس کو سارے لوگ بلاتفریق مذہب وملت استعمال کرنے لگے اور اس میں مسلمانوں نے بھی دلچسپی دکھائی، نیز اُس دور میں پینٹ شرٹ پہننے کا مطلب تھا انگریز لیکن اِس زمانے میں اگر کوئی پینٹ شرٹ استعمال کرے تو اس پر ہرگز انگریز ہونے کا حکم نہیں لگتا بلکہ اس کا شبہ بھی نہیں ہوتا اس لئے عصر حاضر کے علمائے کرام ومفتیان عظام نے ایسے پینٹ شرٹ پہننے کی اجازت دے دی جس میں کوئی شرعی خرابی نہ ہو اور وہ نماز میں خلل کا باعث نہ بنے۔

علمائے کرام کا مسلمہ قاعدہ ہے کم من احکام تختلف باختلاف الزمان کتنے ایسے کام ہیں جن میں زمانے کے بدلنے سے حکم میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ عام طور سے آج کل مارکیٹ میں جینس (Jeans) پینٹ دو طرح کا دستیاب ہے ایک جو ڈھیلا ڈھالا ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اس لئے اس کو پہن کر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ ایک وہ ہے جو بالکل جسم سے چپکا ہوتا ہے اسے پہن کر رکوع وسجود میں کافی تکلیف ہوتی ہے ایسا پینٹ پہننے کی ہرگز اجازت نہیں، یہ تو نماز کی بات ہے دیکھا یہ جاتا ہے کہ اس طرح کا پینٹ پہننے سے آدمی کو بیٹھنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے جس کا اثر اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب استنجا کی حاجت ہوتی ہے اور بیٹھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو بہت سے جوان اس تکلیف سے بچنے کے لئے کھڑے پیشاب کرتے ہیں جو سخت ممنوع وباعث عذاب ہے۔ اسلام ہرگز ایسے کام کی اجازت نہیں دیتا جس کی وجہ سے شریعت کی خلاف ورزی کرنا پڑے اس لئے مسلمانوں کو ایسے لباس سے دور رہنا ضروری ہے۔

یہ حکم تو مردوں کے متعلق تھا ایسے لباس کا استعمال عورتوں کے لئے تو سخت زہر باعث فتنہ وفساد وعذاب الٰہی ہے۔ پینٹ، شرٹ بالخصوص ٹی شرٹ پہننے میں عورتوں کے

لئے کئی طرح کی خرابیاں ہیں۔

(۱) عورت سر تا پیر چھپانے کی چیز ہے اس لباس کو پہننے کی صورت میں بے ستری ہوتی ہے جو سخت ناجائز و حرام ہے۔

(۲) عورت کو ایسا لباس پہننا منع ہے جس سے اس کے بدن کا نشیب و فراز (اتار چڑھاؤ) کا پتہ چلے اور یہ بات پینٹ شرٹ، ٹی شرٹ اور ایسے ہی چوڑی دار پاجامے میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اس لیے اس طرح کا لباس عورت ہرگز ہرگز استعمال نہ کرے۔

(۳) اس دور پر فتن میں اس طرح کا لباس پہن کر عورت کا نکلنا باعث فتنہ و فساد ہے جس سے بچنے کی شریعت نے سخت تاکید فرمائی ہے۔

(۴) اس طرح کے لباس پہننے میں مردوں سے تشابہ ہے اور عورت کو مردوں سے مشابہت اختیار کرنا سخت منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ (ابوداؤد: ج ۲، ص: ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

ایک حدیث میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی جو عورت کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔

(ابوداؤد، ج: ۲، ص ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

اس لئے مسلمان عورتوں کو پینٹ، شرٹ، ٹی شرٹ، چوڑی دار پاجامہ اور ہر وہ لباس جو غیر شرعی ہو یا اس سے پردہ پوشی نہ ہوتی ہو ہرگز ہرگز استعمال کرنے کی اجازت نہیں اور جو والدین اپنی بچیوں کو اس طرح کا لباس پہنائے یا وہ اس پر راضی رہے اور منع نہ کرے وہ بھی اس جرم میں برابر کے شریک بچیوں کے ساتھ وہ بھی گنہگار عذاب الٰہی کا حقدار، نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: والثوب الرقیق الذی یصف ما تحتہ لا تجوز

الصلاۃ فیه کذا فی تبیین الحقائق (ص۵۸، الفصل الاول فی الطهارۃ وستر العورۃ کتاب الصلوٰۃ)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ متوفی ۱۳۶۷ھ فرماتے ہیں: ایسا کپڑا پہننا جن سے ستر عورت نہ ہوسکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے عورت اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوگی اھ

(بہار شریعت، ح۱، حصہ ۳، ص ۴۲، ۴۳ کذا فی العالمگیری)

جس کپڑے سے بال کی سیاہی چمکے اس کو پہننے کی ممانعت ہے تو وہ کپڑے جس سے اعضا (Parts) دکھنے لگے اور نشیب وفراز ظاہر ہو اس کو پہننے کی اجازت کب ہوسکتی ہے۔

فقہائے کرام کا یہ اصول مذکور ہوا کہ زمانے کے بدلنے سے بہت سے احکام میں تبدیلی آجاتی ہے۔ یونہی عرف وعادت، عموم بلوی، تعامل ناس اور حاجت وضرورت سے بھی بہت سے احکام میں فرق پڑتا ہے اور شریعت نے اس کا اعتبار بھی کیا ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۵۲ھ تحریر فرماتے ہیں: والعرف فی الشرع اعتبار ولذا علیه الحکم قد یدار... اعلم ان اعتبار العادۃ والعرف رجع الیه فی مسائل کثیرۃ۔ (شرح عقود رسم المفتی، ص ۶۷، ۶۶)

شرع میں عرف کا اعتبار ہے اس لئے حکم اس پر دائر ہوتا ہے۔ جاننا چاہئے کہ شرع میں عرف وعادت کا اعتبار ہے اور بہت سے مسائل میں اس کی طرف رجوع ثابت ہے۔ اسی میں ہے: الثابت بالعرف کالثابت بالنص۔ عرف سے ثابت شدہ حکم نص سے ثابت شدہ حکم کی طرح ہے۔ (شرح عقود رسم المفتی، ص ۹۵)

مثال میں بیع استصناع، بیع سلم، تعلیم قرآن، امامت، اذان پر اجرت کا جائز ہونا، کپڑے میں کھٹمل اور پسو کا خون زیادہ لگنے کے باوجود کپڑے کا پاک رہنا، سڑکوں کی کیچڑ کا پاک ہونا، عورتوں کی جماعت میں شرکت کی ممانعت، کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ ایک ریسرچ اسکالر، عالم اور مفتی کے لئے حالات زمانہ سے واقفیت اور عرف وعادات سے

آگاہی بے حد ضروری ہے اس کے بغیر بیان مسائل میں خطا ہو سکتی ہے۔ اس لئے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اپنے زمانے کے عرف و عادت کے خلاف مفتی کو فتویٰ دینے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں: ان المفتی لایفتی بخلاف عرف اھل زمانہ اھ۔ (شرح عقود رسم المفتی ص ۱۷)

بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں تک فرمایا: من جھل باھل زمان فھو جاھل۔ (شرح عقود رسم المفتی ص ۷۲)

جو اپنے زمانے کے حالات اور عرف و عادات سے ناواقف رہے وہ جاہل ہے۔

ان عبارتوں کی روشنی میں اب پاجامہ، پینٹ (پینٹ جب بھی بولا جائے گا اس سے مراد وہ پینٹ ہوگا جو خلاف شرع نہ ہو اور جسے پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی خلل و حرج واقع نہ ہو) کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور حالات زمانہ کے بدلنے سے اس میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا نہیں۔

اصل میں عصر حاضر میں جب پاجامہ یا پینٹ پہن کر نماز پڑھی جاتی ہے تو اس میں اکثر لوگ افراط و تفریط کے شکار نظر آتے ہیں بایں طور کہ کچھ لوگ اتنا لمبا پاجامہ پہنتے ہیں کہ ٹخنے چھپ جاتے ہیں جس کو چھپانے کا حکم نہیں اور کچھ اتنا اوپر اٹھا لیتے ہیں کہ اس پر پاجامہ نہیں بلکہ جانگھیا کا گمان ہونے لگتا ہے جس کو اس زمانے کے ماڈرن، پروفیشنل کہلانے والے لوگ استعمال کرتے ہیں جو سراسر غلط ہے اور کچھ لوگ پاجامہ کو الٹا موڑ لیتے ہیں تا کہ اس کے ٹخنے نظر آ جائے اور یہ سب سے زیادہ غلط۔ اسلام دین حنیف اور مذہب مستقیم ہے اس میں افراط تفریط کی گنجائش نہیں اس لئے ایسا راستہ اختیار کرنا چاہئے کہ افراط و تفریط سے بچا جا سکے اور وہ طریقہ یہ ہے کہ پاجامہ یا پینٹ جب سلوایا جائے تو اسی وقت ٹخنے تک سلوایا جائے کہ اس سے ٹخنے بھی نہ چھپے اور موڑنے کی ضرورت نہ پڑے لیکن یہ طریقہ اس وقت اپنایا جا سکتا ہے جبکہ آدمی سلوا کر پہنے اور ہم اوپر یہ واضح کر چکے ہیں کہ اس زمانے میں عام طور سے لوگ سلے ہوئے (Ready made) پاجامہ، پینٹ

استعمال کرتے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ کمپنی نے ہر شخص کے لئے الگ الگ ناپ سے تیار کیا نہیں ہوگا بلکہ ایک اندازہ سے جسے فل سائز بولتے ہیں تیار کر دیا اور وہی مارکیٹ میں دستیاب ہے اب ہر شخص کو اپنے اپنے ناپ کے مطابق پینٹ ملنا مشکل امر ہے۔ اب خواہی نخواہی فل سائز والا خریدتا ہے اب چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا بلکہ جینس پینٹ (ڈھیلے والے) تو اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ پیروں کے تلوؤں سے بھی نیچے چلے جاتے ہیں اس سے چھوٹے مارکیٹ میں دستیاب نہیں اگر ہے تو وہ بچوں کے لئے۔

اب ایسے پینٹ کو پہن کر نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی کیا اسے ویسے ہی چھوڑ دیں یا اسے موڑ دیں اس کے لئے ہمیں احادیث کریمہ پر غور وفکر کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں دو طرح کی حدیثیں ملتی ہیں ایک میں حکم ہے کہ کپڑا موڑنا منع ہے اور یہ مطلق ہے اور ایک میں ہے کہ کپڑا ٹخنے سے نیچے نہیں ہونا چاہئے لیکن اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ اگر ٹخنے سے نیچے کپڑا تکبر وگھمنڈ کے طور سے ہو تو منع ہے۔ جیسا کہ عنقریب ہم اس کا ذکر کریں گے۔

اب ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ اس زمانے میں لوگ جن کے پینٹ ٹخنے سے نیچے ہوتے ہیں کیا وہ ٹخنے سے نیچے تکبر وگھمنڈ کے طور پر رکھتے یں یا یونہی۔ اس زمانے کے حالات پر جس کی نظر ہے تو وہ فوراً اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ یہ تکبر وگھمنڈ کے طور پر نہیں بلکہ یہ ایک عادت ورواج ہے اور یہی دستیاب بھی ہے۔ اس لئے سب استعمال کرتے ہیں اور اس میں عوام کے ساتھ ساتھ خواص بھی شامل ہیں۔ الا ماشاء اللہ کیوں کہ اگر وہ خود نہیں پہنتے تو ان کی اولاد پہن رہی ہیں یا کم سے کم وہ منع نہیں کرتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ اس وعید میں شامل نہیں جس میں سرکار علیہ السلام نے ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے والوں کے متعلق ارشاد فرمایا کیونکہ اس میں غرور وگھمنڈ سے لٹکانے والوں کے لئے وعید (عذاب کی خبر) ہے اور جب یہاں غرور وگھمنڈ نہیں تو وہ وعید میں داخل نہیں اور کپڑا موڑنا مطلق (ہر حال میں) منع اس لئے اب مناسب راستہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی ایسا پینٹ پہنے جو ٹخنے

سے نیچے تک ہو اور وہ بطور غرور و گھمنڈ نہ ہو تو وہ پینٹ کو اپنی حالت میں چھوڑ دے اس صورت میں نماز زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہوگی جس سے نماز میں خرابی نہ آئے گی اور اگر موڑ دے گا چاہے پیروں کی طرف سے ہو یا کمر کی طرف سے اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی جس کو لوٹانا واجب ہے۔ اس لئے ہرگز کپڑا نہ موڑا جائے اب قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی شرعی حیثیت واضح کی جارہی ہے۔ آسانی کے لئے بحث کو دو باب میں تقسیم کی جاتی ہے۔ باب اول میں کف ثوب (کپڑے موڑنے) پر بحث ہوگی جبکہ باب دوم میں ٹخنے سے نیچے کپڑے لٹکانے پر بحث ہوگی۔

باب اول

بارگاہ خداوندی کا ادب

اللہ تبارک وتعالیٰ حاکم مطلق اور سب سے زیادہ لائق عزت واحترام اور اس کی بارگاہ کا ادب سب سے مقدم اس لئے بندہ جب بھی بارگاہ خداوندی میں جائے تو نہایت ادب واحترام کے ساتھ جائے اس طرح کہ بال درست ہوں اس کے کپڑے سلجھے ہوں اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں، الجھے بال، بے ترتیب کپڑے، آستین چڑھائے، پائنچا موڑے ہوئے کسی دنیاوی حاکم کے پاس جانا بھی اس حاکم کی سخت بے ادبی وگستاخی ہے جس کو ہر انسان آئے دن کے مشاہدات سے سمجھ سکتا ہے ایسی حالت میں بارگاہ خداوندی میں جانا جو کہ حاکم مطلق ہے کس درجہ بے ادبی ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (البقرہ: ۲/ ۲۳۸)

اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تَعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔

(بخاری شریف: ج:۱، ص:۱۲، باب سوال جبریل، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت اس حال میں کرو گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس حال کو نہ پاسکو تو اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

اس لئے بندہ کو نماز میں بالکل مہذب ومودب ہو کر کھڑا ہونا چاہئے۔

غنیۃ المستملی میں ہے: رعایۃ الادب فی الوقوف بین یدیہ تعالیٰ بما امکن من تجمیل الظاھر والباطن۔ (ص:۳۴۹، فصل کراھیۃ الصلوٰۃ، لاہور)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ظاہری و باطنی جمال کا حصول اس بارگاہ کے آداب میں سے ہے۔

اب ہم کپڑے موڑنے کی ممانعت پر بالترتیب سلسلہ وار حدیثیں اور اقوال فقہا بیان کررہے ہیں۔

کپڑے موڑنے کی ممانعت پر احادیث کریمہ

(۱) بخاری شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ "اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَایَکُفَّ شَعْرًا، وَلَاثَوْبًا اَلْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ، وَالرِّجْلَیْنِ۔ (ج۱، ص ۱۱۲، رقم الحدیث ۸۰۱ باب السجود علی سبعة. کتاب الاذان، مطبوعہ مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں، اور بال نہ سنواریں اور نہ کپڑے موڑیں، (وہ سات اعضا یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر۔

(۲) علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: والمراد انه لایجمع ثیابه ولاشعره... اس سے مراد یہ ہے کہ کپڑے جمع (موڑا) نہ جائے اور نہ ہی بال سنوارا جائے۔ پھر اس کے بعد جمہور کا قول نقل فرماتے ہیں: فانهم کرهوا ذلك للمصلی سواء فعله فی الصلوٰة اوقبل اَن یدخل فیها۔ نمازی کے لئے کپڑے موڑنا اور بال سنوارنا مکروہ ہے چاہے وہ ایسا نماز میں کرے یا نماز میں داخل ہونے سے پہلے کرے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج:۲، ص:۳۷۷، باب السجود علی سبعة اعظم کتاب الاذان، مطبوعہ: داراحیاء التراث العربی، بیروت لبنان)

(۳) علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

والکفت والکف بمعنی واحد و هو الجمع والضم... و فیه کراهة کف الثوب... حکی عن الحسن البصری وجوب الاعادة و فی التلویح اتفق العلماء علی النهی عن الصلاة و ثوبه مشمر او کمه... اتفق الجمهور من العلماء ان النهی لکل من یصلی کذلك سواء تعمد للصلاة او کان کذلك قبلها لمعنی آخر اھ۔

کِفَتْ اور کَفّ دونوں ایک ہی معنی میں ہے اور وہ ہے جمع کرنا اور ملانا (یہ کف ثوب کا لغوی معنی ہوا) اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ کف ثوب (کپڑا موڑنا) مکروہ ہے۔ حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ کپڑے مور کر پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کپڑے موڑ کر یا آستین چڑھا کر نماز پڑھنا منع ہے۔ جمہور علماء کرام کا اتفاق ہے کہ یہ نہی (منع) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس طرح (کپڑے موڑ کر آستین چڑھا کر) نماز پڑھے چاہے وہ نماز کے ارادہ سے ایسا کیا ہو یا نماز سے پہلے کسی دوسرے مقصد کے لئے ایسا کیا ہو، (دونوں کو یہ حکم شامل ہے) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج:۶، ص:۱۳۴، ۱۳۲، باب السجود و علی سبعة اعظم، مطبوعہ دار احیاء التراث العربیہ، بیروت)

(۴) فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ متوفی ۱۴۲۱ھ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: بال یا کپڑے کو غیر معتاد طریقہ سے سمیٹنا، مثلاً بالوں کا جوڑا باندھنا یا ان کو سمیٹ کر عمامے کے اندر کر لینا یا آستین چڑھا لینا یا تہبند اور پائجامہ کو گھرس لینا۔ اس سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۳، ص:۱۷۱، تحت رقم الحدیث ۵۱۵ کتاب الاذان، مطبوعہ دائرۃ البرکات گھوسی، یوپی)

(۵) مسلم شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِیَ اَنْ یَّکُفَّ شَعْرَهٗ اَوْثِیَابَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، بالوں کو سنوارنے اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ (ج:۱، ص: ۱۹۳، باب اعضاء السجود والنهی عن کف الثوب، کتاب الصلاۃ مطبوعہ مجلس برکات مبارک پور)

(۶) اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام نووی علیہ الرحمہ متوفی ۶۷۶ھ تحریر فرماتے ہیں: اتفق العلماء علی النهی عن الصلاۃ وثوبه مشمر او کمه او نحوه۔ علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ کپڑے موڑ کر یا آستین اور اس جیسے کو موڑ کر نماز پڑھنا منع ہے۔ (نووی شرح صحیح مسلم، ج:۱، ص: ۱۹۳ باب اعضاء السجود والنهی عن کف الثوب والشعر، کتاب الصلاۃ)

(۷) علامہ غلام رسول سعیدی حدیث مذکورہ پر ایک تفصیلی گفتگو کے بعد لکھتے ہیں۔ کپڑا موڑنے میں آستینوں کو چڑھانا، پائنچوں کو موڑنا اور نیفے کے قریب شلوار یا پاجامہ کو اڑس لینا یہ سب شامل ہیں اور یہ فعل مکروہ تحریمی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج:۱، ص: ۱۳۰۳ کتاب الصلوٰۃ تحت رقم الحدیث ۹۹۸ مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر، گجرات)

مذکورہ حدیث بخاری و مسلم میں پانچ پانچ طرق سے مروی ہے متن میں کچھ تغیر کے ساتھ لیکن سب میں کف ثوب (کپڑے موڑنا) مطلقاً منع ہے اور کپڑے موڑنے میں آستین آدھی کلائی تک چڑھانا، پاجامہ، شلوار، پینٹ موڑنا چاہے ایڑیوں کی طرف سے ہو یا ناف و کمر کی طرف سے سب داخل و شامل ہے اور یہ سب مکروہ و ممنوع ہے جیسا کہ گزرا، اس لئے کف ثوب (کپڑے موڑنا) پر جب بھی کوئی حکم لگے گا تو اس حکم میں یہ سب بھی شامل و داخل ہوں گے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

(۸) ترمذی شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَهٗ اَوْثِیَابَهٗ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بالوں کو نہ سنواریں اور نہ کپڑوں کو موڑیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔ (ج:۱،ص:۶۲، باب ماجاء فی السجود علی سبعة اعضاء ابواب الصلوٰۃ)

(۹) سنن ابن ماجہ میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ، وَلَا اُکُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات (اعضاءَ) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ کہ میں حالت نماز میں بال نہ سنواروں اور نہ کپڑے موڑوں۔ (ص:۱۵۲، باب السجود رقم الحدیث ۸۸۴، مطبوعہ دار احیاء التراث العربیہ بیروت)

(۱۰) سنن نسائی میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَہٗ وَلَا ثِیَابَہٗ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور بال سنوارنے اور کپڑے موڑنے سے منع کیا گیا۔ (ج:۱،ص:۱۲۳، باب علی کم السجود، کتاب الافتتاح)

(۱۱) سنن ابی داوٗد میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم ہوا اور یہ کہ وہ بال نہ سنواریں اور نہ کپڑا موڑیں۔

(ص:۱۶۲، باب اعضا السجود، کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث ۸۸۵ مطبوعہ بیروت)

(۱۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب جامع صغیر میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ

وَالرُّکْبَتَیْنِ، وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ، وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں سات ہڈیوں، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم پر سجدہ کروں اور میں کپڑے موڑوں نہ بال۔ (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، رقم الحدیث ۱۶۳۷ ص: ۱۰۲،۳، بیروت)

(۱۳) مسند امام احمد بن حنبل میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ وَنُھِیَ اَنْ یَکُفَّ شَعْرَہٗ وَلَا ثِیَابَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات (ہڈی) پر سجدہ کا حکم دیا گیا اور بال سنوارنے اور کپڑا موڑنے سے منع کیا گیا۔ (ج:۱، ص: ۳۶۶، رقم الحدیث ۱۹۲۸ مسند عبداللہ ابن عباس، بیروت)

(۱۴) سنن الدارمی میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال: اُمِرَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ وَ اُمِرَ اَن لَا یَکُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ وہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور بال و کپڑا نہ سمیٹیں۔ (ج:۱، ص: ۳۴۶، رقم الحدیث، ۱۳۱۸، باب السجود علی سبعة اعظم، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

(۱۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۵۰ھ نے بھی اس حدیث کو اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ وَلَا اَکُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور بال نہ سنواروں اور نہ کپڑا موڑوں۔

(مسند ابی حنیفہ، ص: ۳۰۸، رقم الحدیث، ۶۸، دار الکتب العلیہ بیروت)

مذکورہ حدیثیں گرچہ معنی ومفہوم کے اعتبار سے یکساں ہیں لیکن چونکہ سند ومتن حدیث میں کہیں کہیں کچھ تغیر وتبدل ہے اس لئے ہم نے اتنی حدیثیں نقل کی تا کہ حقیقت کے انکشاف میں کچھ خفا نہ رہ جائے۔

مذکورہ دس صحیح حدیثوں اوراس کی پانچ معتمد ومعتبر تشریحات بالخصوص بخاری شریف کی دوشرحیں عمدۃ القاری اور فتح الباری اور مسلم شریف کی ایک شرح نووی شرح مسلم جوکہ ہر مکتب فکر کے نزدیک معتمد ومستند اور مقبول ہیں، کی تصریحات سے ظاہر وباہر ہوگیا کہ کف ثوب (کپڑے موڑنا) مطلقاً منع ومکروہ تحریمی ہے۔اس میں آستین چڑھانا، پائچا موڑنا چاہے ایڑیوں کی طرف سے ہو یا کمر وناف کی طرف سب داخل ہے ایسی حالت (کپڑے موڑکر) میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور جو پڑھ لی گئی اس کو دوبارہ پڑھنا واجب، اگر دوبارہ نہیں پڑھا تو سخت گنہگار۔

درمختار میں ہے: کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا اھ ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا اعادہ واجب ہے۔اسی میں ہے: وان لم یعدھا یکون فاسقا آثما اھ۔اگر اعادہ نہیں کیا تو فاسق وگنہگار ہوگا۔(ج ۲، ص:۱۴۷-۱۴۸،باب صفۃ الصلوٰۃ کتاب الصلوٰۃ بیروت)

جن کے پاجامے،شلوار، یا پینٹ لمبے ہوں وہ اس کو یوں ہی بلا موڑے اپنی حالت پر چھوڑ دے کہ اس صورت میں نماز زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہوگی اگر موڑ دیا تو نماز مکروہ تحریمی ہوجائے گی جس کو لوٹانا واجب ہوگا اس لئے ہرگز ہرگز نہ موڑیں۔

اب ہم فقہ کی معتمد ومعتبر کتابوں سے کچھ ایسے دلائل بیان کررہے ہیں جنہیں پڑھ کر ایک عام پڑھا لکھا آدمی بھی اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ واقعۃً کپڑے موڑ کر نماز نہیں پڑھنا چاہئے کہ ایسی صورت میں نماز مکروہ تحریمی ہوجاتی ہے جس کو دوبارہ پڑھنے کا حکم ہے۔

کپڑے موڑ کر، آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

(۱) فتاویٰ عالمگیری میں ہے: یکرہ للمصلی... ان یکف ثوبہ۔ نمازی کے لئے کپڑا موڑنا مکروہ ہے۔ اھ (ج:۱، ص:۱۰۵، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ کتاب الصلاۃ)

(۲) فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: وکذلك یکرہ لہ ان یکف ثوبہ اویرفعہ۔ اور ایسے ہی نماز کے لئے مکروہ ہے کہ وہ اپنا کپڑا موڑے یا اوپر اٹھائے۔ اھ (ج:۱ ص: ۵۶۳، باب مایکرہ للمصلی، کتاب الصلاۃ، مطبوعہ ادارہ القرآن، کراچی)

(۳) تنویر الابصار ودرمختار میں ہے: وکرہ (کفہ) ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم اوذیل۔ کپڑا اٹھانا مکروہ ہے اگرچہ مٹی سے بچانے کے لئے ہو جیسے آستین یا دامن سمیٹنا مکروہ ہے۔ اھ (ج: ۲، ص: ۴۰۶، مایفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہا، کتاب الصلوٰۃ، بیروت)

(۴) خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ درمختار کی مذکورہ عبارت کے تحت فرماتے ہیں۔

حرر الخیر الرملی مایفید ان الکراھۃ فیہ تحریمیۃ... قولہ (کمشمر کم او ذیل) ای کما لودخل فی الصلاۃ و ھو مشمر کمہ اوذیلہ. واشار بذلك الی ان الکراھۃ لا تختص بالکف وھو فی الصلاۃ. کما افادہ فی شرح المنیۃ... قال: وھذا لو شمرھما خارج الصلاۃ ثم شرع فیھا کذلك، اما لوشمر وھو فیھا تفسد لانہ عمل کثیر اھ۔

علامہ خیر الدین رملی نے جو تحریر فرمایا وہ اس بات کا افادہ کرتی ہے کہ اس میں کراہت سے مراد مکروہ تحریمی ہے...... ان کا قول (جیسا کہ آستین یا دامن سمیٹنا) یعنی جب کوئی آستین یا دامن سمیٹے نماز میں داخل ہو اور اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ یہ

کراہت صرف نماز میں کف (موڑنے) کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسا کہ شرح منیہ میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے...... علامہ شامی فرماتے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جب ان دونوں کو نماز سے باہر موڑا ہو پھر نماز شروع کیا، اگر کسی نے حالت نماز میں (آستین یا دامن) موڑا تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ردالمحتار: ج ۲، ص: ۴۰۶، مطلب مکروھات الصلوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ بیروت)

شامی کی مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی آستین چڑھالیا یا دامن سمیٹ لیا، ایسے ہی پاجامہ، شلوار یا پینٹ موڑ لیا پھر نماز شروع کیا اور اسی حالت میں نماز پوری کرلی تو اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوئی جس کو لوٹانا واجب ہے اور اگر کسی نے نماز شروع کردی اور حالت نماز ہی میں یہ کام (آستین چڑھایا کپڑے موڑا) کیا تو اس کی نماز نہ صرف مکروہ بلکہ فساد یعنی سرے سے ہوگی ہی نہیں کیونکہ حالت نماز میں یہ کام انجام دینا عمل کثیر ہے۔ (یعنی حالت نماز میں امور نماز کے علاوہ کسی دوسرے کام میں زیادہ دیر تک اس طرح مشغول ہونا کہ دیکھنے والے کو اس بات کا ظن غالب ہو جائے کہ وہ نماز میں نہیں ہے) اور یہ چیز نماز کو فاسد کردیتی ہے۔ نیز اس میں اس بات کی صراحت موجودہ ہے کہ کپڑے موڑنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ہمارے کچھ بھولے بھالے سنی بھائیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ وضو بناتے ہیں اور وضو سے فارغ ہوکر جماعت میں شامل ہونے یا رکعت پانے کے چکر میں آستین چڑھائے یا مہری (موری) سیدھی کئے بغیر شامل ہو جاتے ہیں اور پھر حالت نماز میں اس کو درست کرتے ہیں ایسا ہرگز نہ کریں کہ رکعت کے چکر میں آپ کی پوری نماز خراب ہوسکتی ہے اس لئے وضو کے بعد پہلے آستین و موری درست کرلیں پھر نماز میں شامل ہوں گرچہ آپ کی رکعت چھوٹ جائے کہ اس صورت میں صرف رکعت چھوٹے گی لیکن اگر آپ نے حالت نماز میں کپڑے درست کیا تو پوری نماز چلی جائے گی۔

(۵) بحرالرائق شرح کنزالدائق میں ہے: (و کف ثوبہ) للحدیث السابق

والکف ھو الضم والجمع...یدخل ایضا فی کف الثوب تشمیر کمیہ کما فی الفتح القدیر اھ اور کپڑے موڑنا مکروہ ہے حدیث سابق کی وجہ سے اور کف کا معنی ہے: ملانا اور جمع کرنا...... کپڑے موڑنے میں آستینوں کا چڑھانا بھی داخل ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے۔ اھ (ج:۲،ص:۴۲،باب مایفسد الصلوٰۃ مایکرہ فیھا. کتاب الصلوٰۃ، بیروت)

(۶) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے: ویکرہ ایضا (ان یرفع کمیہ) ای یشمرہ (الی المرفقین) وھذا قیداتفاقی فانہ لو شمر الی مادون المرفق یکرہ ایضا لانہ کف للثوب وھی منھی عنہ فی الصلاۃ لما مروھذا اذا شمرہ خارج الصلوٰۃ وشرع فی الصلوٰۃ وھو کذلک امالو شمرہ فی الصلوٰۃ تفسد لانہ عمل کثیر۔ اھ اور یہ بھی مکروہ (کہ آستین اٹھائی) یعنی چڑھائی ہو (کہنیوں تک) اور یہ قید اتفاقی ہے کیونکہ کہنیوں کے نیچے تک بھی چڑھائی ہو تب بھی کراہت ہے کیونکہ یہ کپڑے کا اٹھانا ہے۔ حالانکہ وہ نماز میں ممنوع ہے جیسا کہ اس پر احادیث گزری ہیں اور یہ اس وقت ہے جب اس نے نماز سے باہر آستین کو چڑھایا تھا اور اسی حال میں نماز شروع کردی اور اگر دوران نماز آستین چڑھاتا ہے تو نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔اھ (ص:۳۵۷، یکرہ فصلہ فی الصلوٰۃ ومالا یکرہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور)

(۷) حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی میں ہے: ینبغی ان یکرہ تشمیرھا الی مافوق نصف الساعد لصدق کف الثوب علی ھذا اھ۔آستینوں کا نصف کلائی کے اوپر تک اٹھانا بھی مکروہ ہونا چاہئے کیونکہ اس پر بھی کپڑا اٹھانا صادق آرہا ہے۔اھ (بحوالہ فتاویٰ رضویہ مترجم، ج:۷،ص:۳۱۱، باب مکروہات الصلوٰۃ مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضاپور، بندر گجرات)

اس سے پہلے کف ثوب (کپڑے موڑنے) کی جو وضاحت کی گئی تھی کہ اس میں

آستین چڑھانا بھی داخل ہے اس کی بنیاد یہی مذکورہ عبارتیں تھیں، ان عبارتوں سے صاف عیاں ہے کہ آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور آستین چڑھانا صرف یہ نہیں ہے کہ کہنیوں کے اوپر تک ہو بلکہ آدھی کلائی تک بھی اگر کسی نے آستین چڑھا کر نماز پڑھی جب بھی یہی حکم ہے۔

(۸) الفقه الاسلامی وادلته میں ہے: ویکرہ ایضا رفع او جمع الثوب بالیدین...والکراهة تحریمیة اھ دونوں ہاتھوں سے کپڑا اٹھانا اور جمع کرنا بھی مکروہ ہے اور یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (ج:۲،ص:۹۶۳، المطلب الاول ما یکرہ فی الصلوٰۃ کتاب الصلوٰۃ، مطبوعہ دار الفکر دمشق)

(۹) المحیط البرهانی فی الفقه النعمانی میں ہے: و کذلك ان یلف... اویر فعها لان فیه نوع تجبر، ویکرہ للمصلی ماهو من اخلاق الجبابرۃ اھ اور ایسے ہی کپڑا لپیٹنا یا اٹھانا مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں ایک طرح کا تکبر ہے اور نمازی کے لئے ہر وہ کام مکروہ ہے جو متکبرین کی عادت سے ہو۔ (ج:۱،ص:۳۷۷، باب فی بیان مایکرہ للمصلی کتاب الصلوٰۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ،بیروت)

(۱۰) اللباب فی شرح الکتاب میں ہے: (ولا یکف ثوبه) ان یجمع ثوبه... لما فیه من التجبر المنافی لوضع الصلوٰۃ اھ (اور اپنا کپڑا نہ موڑے) یعنی اپنا کپڑا جمع نہ کرے اس لئے کہ اس میں تکبر ہے، جو طریقۂ نماز کے منافی ہے۔ (ج:۱، ص:۹۴، باب ما یکرہ للمصلی)

(۱۱) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں مکروہات نماز کے بیان میں ہے: و کف ثوبه لانه نوع تجبر اھ اور کپڑا موڑنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ ایک طرح کا تکبر ہے۔ اھ (ج:۱،ص:۴۱۰، باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیها، بیروت)

(۱۲) بدائع الصنائع میں ہے: ویکرہ ان یکف ثوبه اھ اور کپڑا موڑنا مکروہ ہے۔ اھ (ج:۱،ص:۳۲۰، کتاب الصلوٰۃ، مطبوعہ پور بندر، گجرات)

(۱۳) شیخ ابوطالب محمد بن علی المکی متوفی ۳۸۶ھ تحریر فرماتے ہیں: واما الکف فقد نہی عنہ فی الصلوٰۃ ایضاً اھ لیکن کپڑا موڑنا تو نماز میں اس سے بھی روک دیا گیا ہے۔اھ (قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب، ج:۲،ص:۱۸۷، ذکر ھیئات الصلوٰۃ وادابھا، مطبوعہ مرکز اہل سنت پوربندر، گجرات)

(۱۴) فقیہ فقید المثال امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۳۴۰ھ آستین چڑھا کر اور کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: مکروہ ہے نماز پھیرنے کا حکم ہے...... ضرور مکروہ ہے اور سخت و شدید مکروہ ہے۔ اھ (فتاویٰ رضویہ مترجم: ج:۷،ص:۳۰۹، باب مکروھات الصلوٰۃ، مطبوعہ مرکز اہل سنت پوربندر، گجرات)

مذکورہ چودہ فقہی جزئیات سے یہ بات دن کے اجالے کی طرح روشن و منور ہوگئی کہ کپڑے موڑ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور ایسی حالت کی پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ واجب ہے جیسا کہ گزرا۔

یہ کپڑے موڑنے کی ممانعت پر حدیث وفقہ کے دلائل تھے۔ کپڑا موڑنا عقلاً و عادتاً اور دنیاوی ادب وتہذیب سے بھی خلاف اور معیوب ہے۔ چنانچہ جب لوگ پاجامہ یا پینٹ پہنتے ہیں تو اگر اس کی مہری (پائنچا) لمبی بھی ہو تو لوگ اسے نہیں موڑتے بلکہ عام طور سے اپنی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں اور یہی عرف وعادت ہے۔ اب اگر کوئی آدمی نماز پڑھنے سے پہلے وہی مہری جسے عام حالات میں نہیں موڑتے تھے اسے موڑ لے اور اسی حالت میں نماز پڑھے تو یقیناً نماز میں یہ ایک ایسا کام ہوا جو عرف وعادت کے خلاف ہے اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ ہر وہ کام جو عرف وعادت کے خلاف ہو وہ نماز میں مکروہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: کسی کپڑے کو ایسا خلاف عادت پہننا جسے مہذب آدمی مجمع بازار میں نہ کر سکے اور کرے تو بے ادب خفیف الحرکات سمجھا جائے یہ بھی مکروہ ہے۔اھ (ج:۳،ص:۴۴۷، باب مکروہات الصلوٰۃ، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

شریعت میں اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں یہاں صرف ایک نظیر بیان کرتا

ہوں: الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف عادت ہے اور فقہائے کرام نے خلاف عادت ہونے کی وجہ سے اس پر کراہت کا حکم لگایا ہے۔ فقیہ بے بدل امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں: کپڑا الٹا پہننا، اوڑھنا خلاف معتاد میں داخل ہے اور خلاف معتاد جس طرح کپڑا پہن یا اوڑھ کر بازار میں یا اکابر کے پاس نہ جاسکے ضرور مکروہ ہے کہ دربار عزت احق بادب و تعظیم ہے۔ اھ (فتاویٰ رضویہ مترجم، ج:۷، ص:۳۵۸، باب مکروہات الصلوٰۃ)

دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت ہوگیا کہ کف ثوب (کپڑا موڑنا) مکروہ ہے۔

خلاصہ بحث

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ کپڑے موڑ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کسی نے کپڑے موڑ کر نماز پڑھ لی تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اگر دوبارہ نہ پڑھی تو گنہگار ہوگا اور کپڑے موڑنے میں آستین چڑھانا، مہری (پائنچا) موڑنا یونہی پاجامہ، شلوار یا پینٹ کو ناف کی طرف سے موڑنا یا گھرس لینا سب داخل و شامل ہے اور یہ سب مکروہ تحریمی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شیطانی خیالات و وسوسوں سے بچائے۔ وما توفیقی الا باللہ

باب دوم

اس باب میں ہم ان حدیثوں کو بیان کریں گے جن میں ٹخنے سے نیچے کپڑے لٹکانے پر وعید وممانعت کا ذکر ہے پھر ان حدیثوں کا محدثین وفقہائے کرام کی عبارات و اقوال کی روشنی میں ایک جائزہ بھی پیش کریں گے جس سے واضح ہو جائے گا کہ اس وعید شدید میں کون داخل ہے اور کون داخل نہیں۔

ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے کا حکم

(۱) بخاری شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّیْ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُهٗ خُیَلَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے گھسیٹے (ٹخنے سے نیچے کرے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے تہبند کا ایک کنارہ نیچے لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ جب میں اس کا خاص خیال رکھوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کے طور پر لٹکاتے ہیں۔ (ج:۲، ص:۸۶۰، باب من جر ازارہ من غیر خیلاء، کتاب اللباس، مطبوعہ مجلس برکات، مبارک پور)

(۲) بخاری شریف میں ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار (تہبند یا پاجامہ) گھسیٹے۔ (ج:۲،ص:۸۶۱، باب من جر ثوبہ من الخیلاء کتاب اللباس، مطبوعہ مجلس برکات، مبارک پور)

بخاری شریف کی مذکورہ دونوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا جسے اصطلاح فقہ میں ''اِسبال'' کہتے ہیں یہ اسی وقت قابل مذمت ووعید ہے جب بطور تکبر وگھمنڈ کے ہو، اگر تکبر وگھمنڈ کے طور پر نہ ہو بلکہ یوں ہی ٹخنے سے نیچے ہوجائے یا یہی عادت ہے تو ہرگز وعید اس کو شامل نہیں جیسا کہ بخاری شریف کی پہلی والی حدیث جو ہم نے ذکر کی جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ٹخنے سے نیچے تہبند کے لٹکنے کا ذکر ہے تو سرکار علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ تم تکبر سے نہیں لٹکاتے ہو اس لئے یہ وعید تم کو شامل نہیں۔ واقعہ کے خصوص کے باوجود چونکہ یہ حکم عام ہے جس کا دوسری حدیثوں میں ذکر ہے، اس لئے بھی جو تکبر کے طور پر کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکائے وہ وعید میں شامل اور جس کی نیت تکبر کی نہ ہو وہ وعید میں شامل نہیں۔

(۳) بخاری شریف کی معتمد شرح عمدۃ القاری میں علامہ بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ تحریر فرماتے ہیں: وَفِيهِ دلالة على ان الجر الازار اذالم خيلاء جاز وليس عليه باس اھ اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ جب ازار (تہبند، پاجامہ) کا لٹکانا تکبر کے طور پر نہ ہو تو جائز ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (عمدۃ القاری، ج:۲۱،ص:۴۵۴، تحت رقم الحدیث، ۵۷۸۵، باب ما اسفل من الكعبين، مطبوعه دار احياء التراث العربيه، بیروت)

(۴) فتح الباری شرح صحیح البخاری میں علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ تحریر فرماتے ہیں: ومهما كان من ذلك على سبيل الخيلاء فلاشك فى تحريمه، وماكان على طريق العادة فلاتحريم فيه... استدل بالتقييد فى هذه

الاحادیث بالخیلاء علی ان الاطلاق فی الزجر الوارد فی ذم الاسبال محمول علی المقید ھنا، فلا یحرم الجر والاسبال اذا سلم من الخیلاء، قال ابن عبد البر: مفھومہ ان الجر لغیر الخیلاء لایلحقہ الوعید۔ اور جب بھی کپڑا لٹکانا بطور تکبر ہوگا تو اس کی حرمت میں کوئی شک نہ ہوگا اور جو یوں ہی عادت کے طور پر ہو تو اس میں کوئی حرمت نہیں...... ان حدیثوں کا تکبر سے مقید ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حدیثیں جو کپڑا لٹکانے کی مذمت میں مطلق وارد ہوئی ہیں وہ انہیں مقید حدیثوں پر محمول ہیں۔ لہٰذا کپڑا لٹکانا جب تکبر سے خالی ہو تو کوئی حرمت نہیں۔ ابن عبد البر نے کہا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو کپڑا گھسیٹنا (لٹکانا) بغیر تکبر کے ہو اس کو وعید لاحق وشامل نہیں ہے۔ (ج:۱۰، ص:۳۲۳،۳۲۲، باب ما اسفل من الکعبین کتاب اللباس تحت رقم الحدیث، ۵۷۸۷ مطبوعہ داراحیاء التراث العربیہ بیروت)

(۵) شیخ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ حدیث مذکور کے تحت فرماتے ہیں: وبہ یظھر ان سبب الحرمۃ فی جر الازار ھو الخیلاء اس سے ظاہر کیا گیا کہ کپڑا گھسیٹنے اور لٹکانے میں حرمت کا سبب وہ تکبر ہے۔ (لہٰذا جس میں تکبر نہ ہو وہ سبب حرمت نہیں)

(مرقات شرح مشکوٰۃ ج:۸، ص:۲۳۵، الفصل الثالث کتاب اللباس، بیروت)

(۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ فرماتے ہیں: مکروہ اور حرام ہے کہ خودپسندی اور تکبر کے طور پر ایسا کرے۔ (اشعۃ اللمعات مترجم شرح مشکوٰۃ، ج:۵، ص:۵۹۶، الفصل الثالث کتاب اللباس تحت رقم الحدیث ۴۱۷۲، مطبوعہ جیلانی بک ڈپو دہلی)

(۷) مسلم شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیٹے۔اھ (ج:۲، ص:۱۹۴، باب تحریم جر الثوب خیلاء کتاب اللباس، مطبوعہ،

مجلس برکات اشرفیہ مبارک پور)

(۸) امام نووی شارح مسلم متوفی ۶۷۶ھ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: لایجوز اسباله تحت الکعبین ان کان للخیلاء فان کان لغیرها فهو مکروه وظواهر الاحادیث فی تقییدها بالجر خیلاء تدل علی ان التحریم مخصوص بالخیلاء، ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا بطور تکبر ناجائز ہے پھر اگر تکبر کے طور پر نہ ہو تو مکروہ ہے ظاہری حدیثوں میں لٹکانے کو (خیلاء) تکبر سے مقید کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حرمت تکبر کے ساتھ خاص ہے۔اھ

(نووی شرح مسلم: ج:۲،ص:۱۹۴،باب تحریم جر الثوب خیلاء کتاب اللباس)

(۹) سنن ابن ماجہ میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ یَجُرُّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُیَلَاءِ لَایَنْظُرُ اللهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک جو اپنا کپڑا تکبر سے گھسیٹے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (ابن ماجہ، ص:۲۰۷، باب من جر ثوبہ من الخیلاء مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(۱۰) سنن ابی داود میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَیْئًا خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسبال (لٹکانا) تہبند اور قمیص اور عمامہ سب میں ہے جو شخص ان میں سے کچھ بھی بطور تکبر ٹخنے سے نیچے کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (ابوداود: ص: ۶۸۳، باب فی قدر موضع الازار، کتاب اللباس، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۱۱) مشکوٰۃ شریف میں ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَایَنْظُرُ اللہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیٹے۔(ص ۳۷۳، الفصل الاول کتاب اللباس، مطبوعہ مجلس برکات اشرفیہ مبارک پور)

(۱۲) اس حدیث کے تحت علامہ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ فرماتے ہیں (بطرا ای تکبرا... قال ابن الملك و يفهم منه ان جره لغير ذلك لايكون حراما لكنه مكروه كراهة تنزيه. تکبر کے طور پر لٹکانا...... ابن الملک نے کہا، اور اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بغیر تکبر کے کپڑا لٹکانا حرام نہیں ہے البتہ مکروہ ہے اور وہ مکروہ تنزیہی ہے۔

(مرقات شرح مشکوۃ ج:۸، ص:۱۹۷،۱۹۶ الفصل الاول کتاب اللباس، بیروت)

(۱۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تہبند کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

(سنن نسائی، ج:۲، ص:۲۵۴، باب ما تحت الکعبین من الازار کتاب الزینۃ)

(۱۴) بخاری شریف میں ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہو وہ جہنم میں جائے گا۔(ج:۲، ص:۸۶۱ باب ما اسفل من الکعبین فھو فی النار کتاب اللباس، مجلس برکات)

اخیر کی دونوں حدیثوں میں ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے پر مطلق جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، اس طرح کی حدیثوں کو بنیاد بنا کر اس دور میں کچھ لوگ بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو حدیث میں ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے پر جہنم کی

وعید ہے اس لئے اگر پاجامہ لمبا بھی ہوتو اس کو موڑ دوتا کہ اس وعید سے بچ سکو۔ حالانکہ یہ اس کو بھلائی کی دعوت نہیں بلکہ ہلاکت کی دعوت دے رہا ہے۔ اور وہ ایسا یا تو حدیث اور اصول حدیث سے جہالت کی بنیاد پر کرتے ہیں یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے۔ آیئے ہم ان حدیثوں کا جائزہ لیں کہ یہ حدیثیں اپنے اطلاق پر باقی ہیں یا یہ بھی حکم میں مقید حدیثوں کے ہیں۔ حالانکہ اس پر تھوڑی سی بحث مقید حدیثوں کے ضمن میں گزر چکی کہ مطلق حدیثیں بھی انہیں مقید حدیثوں پر محمول ہیں۔

یہ مسلمہ ضابطہ ہے کہ جب ایک حکم وحادثہ کے متعلق متعدد حدیثیں ہوں اور ان میں بعض مطلق اور بعض مقید ہوں تو مطلق حدیثوں کو بھی مقید پر محمول کرتے ہیں۔

(۱۵) چنانچہ علامہ بدرالدین حنفی متوفی ۸۵۵ھ دونوں طرح کی حدیثیں بیان فرمانے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: **وهذا مطلق يجب حمله على المقيد وهو ما كان للخيلاء**۔ یہ مطلق ہے اس کو مقید پر محمول کرنا واجب ہے اور وہ یہ کہ جب (لٹکانا) بطور تکبر ہو۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:۲۱، ص:۵۶۴، تحت رقم الحدیث، ۵۷۸۷، باب ما اسفل من الكعبين، بیروت)

(۱۶) علامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ حدیث مطلق ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **وهذا الاطلاق محمول على ماورد من قيد الخيلاء فهو الذى ورد فيه الوعيد بالاتفاق**۔ یہ حدیث مطلق محمول ہے اس حدیث پر جو تکبر کی قید سے مقید ہے اور اسی پر وعید وارد ہے۔ اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ (فتح الباری شرح البخاری، ج:۱۰، ص:۳۱۶، باب ما اسفل الكعبين كتاب اللباس تحت رقم الحدیث، ۵۷۸۷، بیروت)

اس وضاحت سے ثابت ہوگیا کہ ٹخنے سے نیچے تہبند لٹکانے پر جو جہنم کی وعید ہے وہ بھی حالت تکبر پر محمول ہے یعنی اگر کوئی تکبر و گھمنڈ سے کپڑا ٹخنے کے نیچے لٹکاتا ہے تو وہ یقینا اس وعید شدید میں داخل ہے اور اگر بطور تکبر و غرور کے نہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔

اس پوری بحث پر گہری نظر ڈالنے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اِسبال، کپڑا

لٹکانے کی دو صورتیں ہیں ایک بطور تکبر اور دوسری بغیر تکبر۔ اوپر مذکورہ تمام حدیثوں میں جو وعید ہے کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا یا ٹخنے سے نیچے کپڑے کا جو حصہ ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ یہ سب پہلی صورت کے اعتبار سے ہے کہ جب کوئی ٹخنے سے نیچے تہبند، پاجامہ، شلوار، پینٹ، جبہ یا عمامہ غرور وتکبر کی نیت سے گھسیٹے یا لٹکائے وہ یقیناً اس وعید شدید میں داخل ہوگا۔ دوسری صورت یعنی جب یہ سب بغیر تکبر وغرور کے ہو تو اس وعید سے مستثنیٰ ہے۔ وعید اس صورت کو شامل نہیں جیسا کہ دلائل پر نظر کرنے سے یہ حکم ظاہر ہوتا ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا اس زمانے میں لوگ تکبر و گھمنڈ کے طور پر کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکاتے ہیں یا یوں ہی یہ عادت ورواج ہوگیا ہے اور لوگ عام طور سے ایسے ہی کپڑے استعمال کرتے ہیں جو تھوڑا لمبا ہوتا ہے اور ٹخنے سے نیچے تک پہنچ جاتا ہے۔ باب اول میں ہم نے عرف وعادت کی بحث میں اس پر قدرے تفصیلی بحث کی ہے۔ اس دور میں ہرگز یہ حکم سب پر نہیں لگایا جاسکتا ہے کہ بطور تکبر کے ہی ایسا کرتے ہیں بلکہ عام طور سے اس زمانے میں لوگ ٹخنے سے نیچے کپڑا بغیر نیت تکبر کے یوں ہی عادت کے طور پر لٹکاتے ہیں اس کی ایک وجہ ہم نے باب اول میں یہ بیان کیا تھا کہ اس زمانے میں عام طور سے کپڑا (Ready made) تیار کیا ہوا ملتا ہے اور اس میں ہر شخص کی ناپ کا خیال ملحوظ نہیں ہوتا اس لئے مارکیٹ میں جو دستیاب ہے لوگ اسے خریدتے ہیں اور پہنتے ہیں اور اس میں ہرگز نیت تکبر شامل نہیں ہوتی ہے اور عام طور سے ایسے ہی لوگوں کے کپڑے ٹخنے سے نیچے ہوتے ہیں، مشاہدہ اس پر بہت بڑی دلیل ہے اس لئے جو حکم لوگوں کو شامل نہیں اس کو بلاوجہ توڑ مروڑ کر لوگوں کو اس وعید میں داخل کرنا اور مسلمانوں کو گنہگار ٹھہرانا ہرگز دانشمندی نہیں بلکہ یہ اصول حدیث اور تعلیمات فقہائے کرام سے ناواقفیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ دیانت داری یہ ہے اور ضابطہ بھی کہ حتی الامکان مسائل میں وہ صورت اختیار کی جائے جس سے امت کو گناہ سے بچایا جاسکے نہ کہ یہ زبردستی امت کو گناہ میں مبتلا کیا جائے۔

(۱۷) شیخ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ فرماتے ہیں: قدم کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے ہے اور اس پر تہبند بطور فخر لٹکایا ہوا ہے...... اگر بطور تکبر ہو تو حرام ہے اور جو عرف اور عادت...... کے طور پر عام ہو جاتے ہیں تو اس میں حرج نہیں۔ (اشعۃ اللمعات مترجم شرح مشکوۃ، ج:۵،ص:۵۵۷،۵۵۶، الفصل الاول، کتاب اللباس، جیلانی بک ڈپو، دہلی)

اس عبارت میں کتنی صراحت کے ساتھ اس بات کو بیان کی گئی ہے کہ کپڑا لٹکانا اگر بطور تکبر نہ ہو بلکہ یہی عرف و عادت ہے اس لئے کپڑا ٹخنے سے نیچے چلا گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اتنی صاف ستھری بات کے باوجود بھی اگر کوئی اسے زبردستی لے جا کر وعید میں داخل کردے تو اس کے لئے صرف ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔ ھو اللہ الھادی و ھو المستعان۔

(۱۸) فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اسبال الرجل ازارہ اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء ففیہ کراھۃ تنزیہ کذا فی الغرائب۔ آدمی کا ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکانا اگر تکبر کی بناء پر نہ وہ تو مکروہ تنزیہی ہے۔ غرائب میں ایسا ہی ہے۔ (ج ۵،ص: ۳۳۳، کتاب الکراھیۃ الباب التاسع فی اللبس)

(۱۹) فتاویٰ رضویہ میں ہے: ازار کا گٹوں سے نیچے رکھنا اگر برائے تکبر ہو حرام ہے اور اس صورت میں نماز مکروہ تحریمی ورنہ صرف مکروہ تنزیہی اور نماز میں بھی اس کی غایت خلاف اولیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ج:۷، ص:۳۸۸، باب مکروھات الصلوٰۃ پوربندر گجرات)

۱۹ دلائل و براہین سے یہ بات اپنی تحقیق کی انتہا کو پہنچ گئی کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا اگر تکبر و گھمنڈ کے طور پر ہو تو حرام اور اس حالت میں نماز مکروہ تحریمی اور ایسا کرنے والا مستحق عذاب نار۔

اور اگر تکبر و گھمنڈ کے طور پر نہ ہو بلکہ یونہی کپڑا ٹخنے سے نیچے چلا جاتا ہے یا یہی عرف و عادت ہے جیسا کہ اس زمانہ میں ہے تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں اور ایسا

کرنے والا وعید میں شامل نہیں اور ایسی حالت میں نماز زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہوگی۔

جس کا پاجامہ، پینٹ لمبا ہو وہ کیا کرے؟

اگر کوئی شخص نماز کے لئے پہنچا ایسے پاجامہ، شلوار یا پینٹ کو پہن کر جو اتنا لمبا ہے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو ٹخنے سے نیچے پہنچ جائے گا تو ایسی حالت میں اس کے سامنے دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پینٹ یا پاجامہ موڑ دے تو اس کا حکم باب اول میں آپ نے پڑھ لیا کہ کپڑے موڑ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اس حالت کو پڑھی ہوئی نماز کا دہرانا واجب ہے۔ دوسری یہ کہ اس کو بغیر نیت تکبر و گھمنڈ کے اپنی حالت میں چھوڑ دے۔ اگرچہ ٹخنے سے نیچے چلا جائے اور نماز پڑھے کہ اس صورت میں نماز خلاف اولیٰ ہوگی جس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

ادنیٰ عقل و سمجھ رکھنے والا آدمی بھی ایسی صورت میں دوسری صورت اختیار کر کے اپنی نماز کو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہونے سے بچائے گا اور کپڑا نہ موڑے گا ہاں جس کی عقل زائل ہو چکی ہو اس کے کام کا کوئی اعتبار نہیں اگر وہ موڑ بھی لے تو اس کی طرف دھیان نہیں دینا چاہئے اور یہی عقل و نقل کے موافق ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ آدمی جب دو بلاؤں میں گھر جائے اور دونوں میں سے کسی ایک کو کئے بغیر چارہ نہیں ہو تو ہلکی بلا کو اختیار کر لے بھاری بلا سے اپنے آپ کو بچا لے اور یہی عقل کا بھی تقاضا ہے۔

علامہ ابن نجیم مصری حنفی متوفی ۹۷۰ھ تحریر فرماتے ہیں مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ وَهُمَا مُتَسَاوِیَتَانِ یَاْخُذُ بِاَیِّتِهِمَا شَاءَ وَاِنِ اخْتَلَفَا یَخْتَارُ اَهْوَنَهُمَا۔

جو شخص دو بلاؤں میں پھنس جائے اور دونوں ایک ہی طرح کی ہو تو دونوں میں سے جسے چاہے اپنا لے اور اگر ایک بلا ہلکی اور دوسری بھاری ہو تو ہلکی بلا کو اپنا لے۔

(الاشباہ والنظائر: ج:۱، ص:۹۰، القاعدۃ الخامسہ: الضرر یزال، مطبوعہ نزار مصطفی

الباز مكة المكرمة)

اسی میں ایک دوسری جگہ ہے: لَوْ کَانَ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ ضَرَرًا مِنَ الْاٰخَرِ فَاِنَّ الْاَشَدَّ یُزَالُ بِالْاَخَفِّ۔ دو ضرر ہو ایک سخت ایک ہلکا تو ہلکا ضرر اختیار کر کے سخت ضرر کو دور کردیا جائے۔(الاشباہ والنظائر: ج:۱، ص:۸۹، القاعدة الخامسه: الضرر یزال، المكة المكرمه)

صورت دائرہ (یعنی جب آدمی کا پینٹ اتنا لمبا ہو کہ ٹخنے سے نیچے چلا جائے) میں بھی آدمی دو پریشانی میں مبتلا ہے اور ان میں سے ایک ہلکی پریشانی ہے جبکہ دوسری سخت و بھاری، اگر پینٹ اپنی حالت میں چھوڑتا ہے بغیر نیت تکبر کے تو ٹخنے سے نیچے چلا جائے گا اور اس صورت میں نماز مکروہ تنزیہی یا خلاف اولیٰ ہوگی اور اگر پینٹ موڑتا ہے تو مکروہ تحریمی اور اس صورت میں ادا کی ہوئی نماز کا دہرانا واجب۔ مذکورہ ضابطہ کی روشنی میں ہر عقل مند چاہے گا کہ پینٹ اپنی حالت میں چھوڑ کر نماز پڑھے کہ اس صورت میں مکروہ تنزیہی کا ارتکاب ہوگا اور مکروہ تحریمی سے اپنے آپ کو بچا لے گا، اس کا الٹا کرنا شریعت کے بھی خلاف اور عقل کے بھی خلاف۔

خلاصۂ بحث

باب دوم کی پوری بحث کا خلاصہ یہ ہوا کہ ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا (واضح ہو کہ کپڑے میں پاجامہ، شلوار، پینٹ، تہبند، جبہ، عمامہ وغیرہ سب داخل ہے کہ بعض حدیثوں میں ان چیزوں کا بھی ذکر ہے) اگر تکبر و گھمنڈ کے طور پر ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور ایسا کرنے والا وعید میں شامل اور عذاب الٰہی کا حقدار، اور اگر تکبر و گھمنڈ کے طور پر نہ ہو بلکہ کپڑا یوں ہی کھسک گیا اور ٹخنے سے نیچے چلا گیا یا یہی عادت ورواج ہے اس میں تکبر و گھمنڈ کی نیت شامل نہیں تو ایسی صورت میں ٹخنے سے نیچے کپڑے کے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور ایسی صورت میں نماز خلاف اولیٰ ہوگی اس لئے اگر کسی کا پینٹ یا شلوار اتنا

لمبا ہو کہ ٹخنے سے نیچے چلا جاتا ہو تو بغیر نیت تکبر کے اس کو اپنی حالت میں چھوڑ دے اور نماز ادا کرے، نماز میں کوئی خرابی نہ ہوگی، اس کو ہرگز نہ موڑے نہ اوپر ناف کی طرف سے اور نہ نیچے ایڑیوں کی طرف سے کہ موڑنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوگی جس کو دہرانا واجب ہے اگر نہ دہرایا تو سخت گنہگار۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ: اللہ تعالیٰ کے فضل و توفیق خاص اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے یہ کتاب ۹ جمادی الاخری ۱۴۳۳ھ مطابق یکم مئی ۲۰۱۲ء بروز منگل بعد نماز ظہر اپنے اختتام کو پہنچی اور حق واضح ہوا۔ پروردگار عالم فقیر کی اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور اس مختصر مگر جامع کتاب کو ہم سب کے لئے ہدایت و نجات کا ذریعہ بنائے:

وماتوفیقی الا باللہ وھو الموفق والمعین وھو تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ وآخر دعوان ان الحمد للہ رب العلمین۔

محمد رفیق الاسلام مصباحی

خادم درس افتاء، جامعہ الغوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)

مقام کالوبستی، پانچ ڈمٹھی، اسلام پور، ضلع اتر دیناج پور (بنگال)